صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبد السلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبد الجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب : صحیح بخاری شریف

مترجم : حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ

ناشر : مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

سن اشاعت : ۲۰۰۴ء

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

وَصَدَقَةُ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

صدقہ دینے کی فضیلت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ إلى آخرها [المنافقون : ١٠] الآية.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم کو موت آجائے۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَ بَيْعٌ فِيهِ﴾ [البقرة : ٢٥٤] الآية.

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ایمان والو! ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرو' اس سے پہلے کہ وہ دن (قیامت) آجائے جب نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور نہ شفاعت.... الآیہ۔

ان دونوں آیتوں سے حضرت امام بخاری نے یہ نکالا کہ صدقہ کرنے میں جلدی کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ موت آن دبوچے۔ اس وقت کف افسوس ملتا رہے کہ اگر میں اور جیتا تو صدقہ دیتا۔ یہ کرتا وہ کرتا۔ باب کا مطلب بھی قریب قریب یہی ہے۔ (وحیدی)

١٤١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ : ((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ : لِفُلاَنٍ كَذَا، وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ)).

[طرفه في : ٢٧٤٨].

(۱۴۱۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس صدقہ میں جسے تم صحت کے ساتھ بخل کے باوجود کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور امید ہو اور (اس صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہ ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے تو اس وقت تو کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا۔

حدیث میں ترغیب ہے کہ تندرستی کی حالت میں جب کہ مال کی محبت بھی دل میں موجود ہو' صدقہ خیرات کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہئے نہ کہ جب موت قریب آجائے اور جان حلقوم میں پہنچ جائے۔ مگر یہ شریعت کی مہربانی ہے کہ آخر وقت تک بھی جب کہ ہوش وحواس قائم ہوں' مرنے والوں کو تہائی مال کی وصیت کرنا جائز قرار دیا ہے' ورنہ اب وہ مال تو مرنے والے کی بجائے وارثوں کا ہو چکا ہے۔ پس عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ تندرستی میں حسب توفیق صدقہ وخیرات میں جلدی کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

- بَابٌ -

باب

١٤٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

(۱۴۲۰) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ابوعوانہ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ((أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟)) قَالَ: ((أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)). فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ)).

وضاح یشکری نے بیان کیا' ان سے فراس بن یحییٰ نے' ان سے شعبی نے' ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آخرت میں آپ سے کون جاکر ملے گی تو آپ نے فرمایا جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہوگا۔ اب ہم نے لکڑی سے ناپنا شروع کردیا تو سودہ رضی اللہ عنہا سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ ہم نے بعد میں سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپ کی مراد صدقہ زیادہ کرنے والی سے تھے۔ اور سودہ رضی اللہ عنہا ہم سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر ملیں' صدقہ کرنا آپ کو بہت محبوب تھا۔

تشریح: اکثر علماء نے کہا کہ طول یدھا اور کانت کی ضمیروں میں سے حضرت زینب مراد ہیں مگر ان کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے۔ کیونکہ اس امر سے اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بیویوں میں سے سب سے پہلے حضرت زینب کا ہی انتقال ہوا تھا۔ لیکن امام بخاری نے تاریخ میں جو روایت کی ہے اس میں ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی صراحت ہے اور یہاں بھی اس روایت میں حضرت سودہ کا نام آیا ہے اور یہ مشکل ہے اور ممکن ہے یوں جواب دینا کہ جس جلسہ میں یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا وہاں حضرت زینب موجود نہ ہوں اور جتنی بیویاں وہاں موجود تھیں' ان سب سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔ مگر ابن حبان کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت آپ کی سب بیویاں موجود تھیں' کوئی باقی نہ رہی تھی' اس حالت میں یہ احتمال بھی نہیں چل سکتا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔

قال لنا محمد بن عمر يعني الواقدي هذا الحديث وهل في سودة انما هو في زينب بنت جحش فهي اول نسائه به لحوقا وتوفيت في خلافة عمر وبقيت سودة الى ان توفيت في خلافة معاويه في شوال سنة اربع وخمسين قال ابن بطال هذا الحديث سقط منه ذكر زينب لاتفاق اهل السير على ان زينب اول من مات من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يعني ان الصواب وكانت زينب اسرعنا الخ ولكن ينكر على هذا التاويل تلك الروايات المتقدمة المصرح فيها بان الضمير لسودة وقرات بخط الحافظ ابي على الصدفي ظاهر هذا اللفظ ان سودة كانت اسرع وهو خلاف المعروف عند اهل العلم ان زينب اول من مات من الأزواج ثم نقله عن مالك من روايته عن الواقدي قال يقويه رواية عائشه بنت طلحة وقال ابن الجوزي هذا الحديث غلط من بعض الرواة العجب من البخاري كيف لم ينبه عليه ولا اصحابه التعاليق ولا علم بفساد ذلك الخطابي فانه فسره وقال لحوق سودة به علم من اعلام النبوة وكل ذلك وهم انما هي زينب فانها كانت اطولهن يدا بالعطاء كما رواه مسلم من طريق عائشة بلفظ كان اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل وتتصدق و في رواية كانت زينب امراة صناعة باليد وكانت تدبغ وتخرز وتصدق في سبيل الله۔

یعنی ہم سے واقدی نے کہا کہ اس حدیث میں راوی سے بھول ہوگئی ہے۔ درحقیقت سب سے پہلے انتقال کرنے والی زینب ہی ہیں جن کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ ۵۴ میں ہوا ہے۔ ابن بطال نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زینب کا ذکر ساقط ہوگیا ہے کیونکہ اہل سیر کا اتفاق ہے کہ امہات المؤمنین میں سب سے پہلے انتقال کرنے والی خاتون حضرت زینب بنت جحش ہی ہیں اور جن روایتوں میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نام آیا ہے ان میں راوی سے بھول ہوگئی۔ ابن

جوزی نے کہا کہ اس میں بعض راویوں نے غلطی سے حضرت سودہ کا نام لے دیا ہے اور تعجب ہے کہ حضرت امام بخاری کو اس پر اطلاع نہ ہو سکی اور نہ ان اصحاب تعالیق کو جنہوں نے یہاں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نام لیا ہے اور وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہی ہے جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سب سے زیادہ دراز ہاتھ والی (یعنی صدقہ خیرات کرنے والی) حضرت زینب تھیں۔ وہ سوت کاتا کرتی تھیں اور دیگر محنت مشقت دباغت وغیرہ کرکے پیسہ حاصل کرتیں اور فی سبیل اللہ صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ناپ کے لحاظ سے حضرت سودہ کے ہاتھ دراز تھے' ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں یہی سمجھا کہ دراز ہاتھ والی بیوی کا انتقال پہلے ہونا چاہئے۔ مگر جب حضرت زینب کا انتقال ہوا تو ظاہر ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھوں کا دراز ہونا نہ تھی بلکہ صدقہ وخیرات کرنے والے ہاتھ مراد تھے اور یہ سبقت حضرت زینب کو حاصل تھی' پہلے انہی کا انتقال ہوا' مگر بعض راویوں نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہاں حضرت سودہ کا نام لے دیا۔ بعض علماء نے یہ تطبیق بھی دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ ارشاد فرمایا تھا اس مجمع میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نہ تھیں' آپ نے اس وقت کی حاضر ہونے والی بیویوں کے بارے میں فرمایا اور ان میں سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا مگر اس تطبیق پر بھی کلام کیا گیا ہے۔

حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ والحدیث یوہم ظاهرہ ان اول من ماتت من امہات المومنین بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم سودۃ ولیس کذالک فتامل ولا تعجل فی ہذا المقام فانہ من مزالق الا قدام (شرح تراجم ابواب بخاری)

۱۲- بَابُ صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ [البقرة: ۲۷۴].

باب سب کے سامنے صدقہ کرنا جائز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا کہ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ طور پر اور ظاہر' ان سب کا ان کے رب کے پاس ثواب ملے گا' انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا اور نہ انہیں کسی قسم کا غم ہوگا۔

اس آیت سے علانیہ خیرات کرنے کا جواز نکلا۔ گو پوشیدہ خیرات کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں ریا کا اندیشہ نہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں اتری۔ انکے پاس چار اشرفیاں تھیں۔ ایک دن کو دی' ایک رات کو دی' ایک علانیہ' ایک چھپ کر (وحیدی)
یہاں حضرت امام بخاری نے مضمون باب کو مدلل کرنے کے لئے صرف آیت قرآنی کا نقل کرنا کافی سمجھا۔ جن میں ظاہر لفظوں میں باب کا مضمون موجود ہے۔

۱۳- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ)). وَقَوْلُهُ: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللهُ بِمَا

باب چھپ کر خیرات کرنا افضل ہے

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ "ایک شخص نے صدقہ کیا اور اسے اس طرح چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اگر تم صدقہ کو ظاہر کر دو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر پوشیدہ طور پر دو اور دو فقراء کو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری